جمعہ 23- جولائی 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
213029
CPL 61
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان
جمعہ 23- جولائی 1999ء- 9 ربیع الثانی 1420 ہجری- 23- وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 165

صاحب خُلقِ عظیم

عن انس رضی اللہ عنہ قال: کانَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَحْسَنَ الناسِ خُلُقاً

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے۔ اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کرکے نفع رساں ہستی نہیں بنتا۔ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آسکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آجاتی ہیں۔ اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں انسان بل ھم اضلّ کا مصداق ہوتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے' کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔

خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے۔ اخلاق ہے۔ دو لفظ ہیں۔ ایک خَلق اور دوسرا خُلق۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوب صورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت۔ اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے' اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو' مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لئے اس کو پسند کرتا ہے اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں' اس لئے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا۔ ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی' اس اندھے ہی کی مانند ہے۔ خَلق تو ایک بدیہی بات ہے۔ مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے۔ اگر اخلاقی بدیاں اور ان کی لعنت معلوم ہو۔ تو حقیقت کھُلے۔ غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوب صورتی ہے' جس کو حقیقی خوب صورتی کہنا چاہئے۔ بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں۔ اخلاق نیکیوں کی کلید ہے۔ جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو۔ دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں' مگر اندر نہیں جاسکتے۔ لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے' تو اندر جاکر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کو حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے۔ کسی کو اخلاق کی قوت نہیں دی گئی۔ مگر اس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 354-355)

نماز جنازہ غائب

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7- جولائی 1999ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

1- مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب:- آپ ایک ماہر سرجن تھے۔ آپ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت بطور واقف زندگی ڈاکٹر- غانا' نائیجیریا اور سیرالیون میں خدمات سرانجام دیں اسکورے (غانا) میں ہسپتال قائم کیا اور بڑے پیچیدہ آپریشن کئے جس سے ملک میں احمدیت اور ہسپتال کو خاص شہرت نصیب ہوئی۔ اب یہ ہسپتال ان کے بیٹے ڈاکٹر تاثیر صاحب کی زیر نگرانی خدمات میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نیک دل' خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور احمدیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر تاثیر صاحب محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ کے داماد ہیں۔

2- مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ بہار انڈیا۔ آپ نے صوبائی امیر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نیکی تقویٰ اور علم کے میدان میں بھی نمایاں تھے۔ کئی بار قادیان کے جلسہ پر تقریر کرنے کی سعادت پائی۔ آپ چونکہ علاقہ میں پولیس کے بڑے افسر رہے تھے اور بڑی دیانتداری سے عوام کی خدمت کرتے تھے اس لئے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ سیاسی اور سماجی حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔

3- مکرم محمود احمد بشیر صاحب:- آپ ضلع جھنگ کے امیر جماعت تھے۔ انتہائی مخلص' فدائی اور بے لوث خدمت کرنے والے انسان تھے۔ آپ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے بھتیجے تھے۔

4- مکرم محمد یاسین صاحب لکھنوی۔ آپ "المصلح" میگزین کراچی کے ایڈیٹر تھے۔ نہایت صاحب ذوق انسان مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے جماعت کی مختلف رنگ میں خدمت سرانجام دی ہے۔ ابتداء میں محترم صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب کے ساتھ کام کیا پھر یو این او میں چیف اکنامک ایڈوائزر کے طور پر کام کیا۔

5- مکرمہ ناصرہ بیگم اہلیہ مکرم مرزا نثار احمد صاحب بہو محترم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا و ہمشیرہ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ یو کے۔ آپ بہت مخلص اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 64

ریکارڈشدہ- 29-جنوری 1999ء
نشر- 31-جنوری 1999ء

چھ لڑکے

حضور ایدہ اللہ نے آج کی نشست کے آغاز میں فرمایا:-

آج تبرک کے طور پر میں نے حضرت مسیح موعود کی تین مزے دار باتیں آپ کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔

میاں عبدالرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری والے امتہ الباری ناصر کراچی والی کے ابا کہتے ہیں کہ ملک رفیق نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس آگئے اور انہوں نے اپنی ایک خواب سنائی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں اور مجھ سے بغلگیر ہوتے ہوئے فرمایا تمہارے تین لڑکے ہوں گے۔ اور ان کے یہ یہ نام ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

تین لڑکے کیوں۔ خدا تعالیٰ چھ بھی کر سکتا ہے پھر واقعتہً چھ لڑکے ہی ہوئے۔

فرمایا۔

خدا تعالیٰ منہ سے نکلی ہوئی بات کس طرح سچی کر دیتا ہے۔

پیٹ بھر کر کھایا

میاں عبدالعزیز مغل صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آٹھ بجے بٹالہ اترے۔ ہم بیس بائیس آدمی تھے۔ چاند کی روشنی تھی ہم پیدل چلتے چلتے رات کے ساڑھے بارہ بجے قادیان پہنچے۔ حضرت مسیح موعود کو علم ہوا تو باہر تشریف لائے۔ آپ نے حامد علی کو جو لنگر خانہ کے انچارج تھے لنگر خانے بھجوایا۔

انہوں نے آکر عرض کیا حضور صرف اڑھائی روٹیاں اور تھوڑا سا سالن ہے حضرت مسیح موعود نے روٹیاں لیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے دستر خوان پہ بچھا دیئے۔ اور مہمانوں کو فرمایا کہ کھانا شروع کر دو۔

ان کی روایت ہے کہ ہم نے پیٹ بھر کے کھانا کھایا پھر اس کے باوجود جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کچھ ٹکڑے بچے ہوئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہ اعجازی واقعات کبھی کبھی ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ایسا نشان دکھاتا ہے کہ کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضور نے کچھ سابقہ نشانات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اقتداری نشان، خارق عادت، اعجازی نشان خدا تعالیٰ دکھاتا ہے اس سے بتانا چاہتا ہے وہ کن کہتا ہے تو سب کچھ ہو جاتا ہے کچھ بھی نہیں ہوتا مگر کُن سے سب کچھ پیدا ہو جاتا ہے۔

مسیح موعود کی گھڑی

دوسری روایت گھڑی کے متعلق ہے حضرت مسیح موعود کی جیب میں گھڑی ہوا کرتی تھی۔ اس زمانے میں اس کی قیمت تین سو روپے تھی۔ کسی نے انگلینڈ سے بنوائی تھی۔ اس گھڑی کو آٹھویں دن ایک دفعہ چابی دینی پڑتی تھی کبھی غلط نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا:-

آپا آمنہ منان کے ابا کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد وہ گھڑی حضرت اماں جان نے مجھے دے دی۔ پچاس سال ہو گئے ہیں یہ گھڑی میرے پاس ہے۔ (حضور نے فرمایا اب تو سو سال ہو گئے ہیں) اس گھڑی کا کیس چاندی کا تھا صرف وہ بدلا ہے گھڑی وہی ہے۔ صرف دو دفعہ مرمت کروانی پڑی ہے۔

ایک دفعہ مرمت کروانے کے لئے ایک گھڑی ساز جن کا نام تھا چوہدری عبدالرحیم صاحب۔ ان کے پاس گھڑی لے کے گئے۔ گھڑی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ پوچھنے لگے یہ کس کی گھڑی ہے۔ وہ کہنے لگے تمہیں ہوا کیا ہے اتنے حیران کیوں ہو بتاؤ تو سہی۔ اس گھڑی ساز نے جواب دیا کہ رات خواب میں میں نے دیکھا کہ (ایک بزرگ) میرے پاس یہی گھڑی لے کر آئے۔ اور کہا یہ میری گھڑی مرمت کر دو۔ میں نے جب وہ گھڑی مرمت کرنے کے لئے کھولی اور اندر سے مشین دیکھی۔ اب جب میں نے یہ گھڑی کھولی۔ تو خدا گواہ ہے کہ یہ وہی تھی۔ اور وہ (بزرگ) مسیح موعود کی گھڑی کو بنوانے آئے کہ یہ میری گھڑی ہے اس کو ٹھیک کر دو۔ وہ گھڑی ساز اسی وجہ سے احمدی ہو گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا۔

میں نے اس گھڑی کو ٹریس کرنا شروع کیا میں نے سوچا کہ 50 سال ہو گئے ہیں روایت تو پرانی ہو چکی ہے اب تو سو سال کی گھڑی ہو گئی ہے۔ ہے کہاں؟

تو میں نے پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ آپا منان کو فون کروایا انہوں نے کہا کہ میرے بھائی عبدالرزاق صاحب جو کراچی میں رہتے ہیں ان کے پاس ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ پہلے میری امی کے پاس تھی امی کی وفات کے بعد میرے بھائی کو مل گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان کو میں نے پیغام بھیج دیا ہے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو ضرور لے کر آئیں پھر سب سے پہلے میں اردو کلاس کو دکھاؤں گا۔

فرمایا۔

گھڑی پر ایک چیز لکھی ہوئی سمجھ نہیں آرہی وہ یہاں آئے گی تو دیکھیں گے انہوں نے لکھا کہ جب گھڑی ساز نے کھولی تو مینو فیکچر پر آتشی شیشہ سے دیکھنے سے اندر کچھ باریک لفظ لکھے دکھائی دے رہے ہیں جو لکھے ہوئے تھے اب مٹ گئے ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ لائیں گے تو ہم یہاں سے وہ بھی پڑھوائیں گے کہ کیا لکھا ہوا ہے۔

فرمایا ہے نا عجیب روایت۔

آج کی نشست میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا کلام پڑھا گیا۔

میں احمدی ہوں

مرا نام پوچھو
تو میں احمدی ہوں
خدا کی عبادت
رسولوں کی نصرت
قیام شریعت
ہدیٰ کی اشاعت
میرا کام پوچھو
تو میں احمدی ہوں
زمانہ سے ان بن
سبھی میرے دشمن
لہو کے ہیں پیاسے
مسلماں برہمن
گر الزام پوچھو
تو میں احمدی ہوں
سیہ کار اسود
ریاکار احمر
جو مغضوب ابیض
تو دجال اصغر
پہ بدنام پوچھو
تو میں احمدی ہوں
طلب میں خدا کی
بہت خاک چھانی
ہر اک دین دیکھا
ہر اک جا دعا کی
پھر انجام پوچھو
تو میں احمدی ہوں
وساوس رزائل
ہوئے مجھ سے زائل
یقیں میرا کامل
ہوں جنت میں داخل
بآرام پوچھو
تو میں احمدی ہوں
ہیں اثمار ایماں
نجات اور عرفاں
مقاماتِ مرداں
ملاقاتِ یزداں
جو قسّام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت میر صاحب کا محبت بھرے انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب حضرت اماں جان کے بھائی تھے۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بہت قابل انسان تھے۔ بہت گنوں والے تھے۔ ان کی سیرت پہ تو پوری کتاب شائع ہونی چاہئے۔ لطیفہ گو بھی تھے اور شاعر بھی تھے اور بہترین سرجن اور بڑے زبردست مربی اور قرآن کا گہرا علم رکھنے والے بہت قابل انسان تھے۔ حضرت ام متین جن کو ہم چھوٹی آپا کہتے ہیں ان کی بیٹی ہیں۔ اور آپا امتہ اللہ ہوا کرتی تھیں وہ ان کی بیٹی تھیں۔ ایک ان کی بیٹی میاں رفیع کی بیگم ہیں ایک میاں وسیم کی بیگم ہیں امتہ القدوس۔ گھروں میں ہی بیاہی ہوئی ہیں۔

ان کے جو چھوٹے سے بڑے بیٹے تھے سید وہ میرے بہت دوست تھے وہ افریقہ چلے گئے تھے وہاں سکول میں ٹیچر تھے۔ کل میں آپ کو ان کی تصویر دکھاؤں گا۔

پتہ نہیں کیوں لوگ کہتے تھے کہ ہم دونوں کی شکلیں ملتی ہیں اتنی زیادہ کہ بعض دفعہ افریقہ سے آئے ہوئے لوگ مجھے گاڑی میں ملتے تھے دوڑ کر آکر ملتے تھے اور کہتے تھے آپ کب آئے۔ میں نے کہا کہاں سے؟ کہتے افریقہ سے اور کہاں سے۔ میں نے کہا میں تو پہچانتا ہی نہیں ہوں۔ میں تو افریقہ گیا ہی نہیں ہوں۔ کہتے کیوں مذاق کر رہے ہو۔ بعض لوگوں کو لگتا ہے ملتی ہے مجھے تو ذرا نہیں لگتا ملتی ہے۔

بچپن میں بھی بعض دفعہ لوگوں کو دھوکہ لگ جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ انہوں نے کوئی شرارت کی۔ یہ بہت مزے دار شرارتیں کیا کرتے تھے اور ان کی شرارت کی سزا مجھے مل گئی۔

کسی نے حضرت مصلح موعود کو میرے متعلق رپورٹ کی کہ میں نے آپ کے بیٹے کو فلاں جگہ یہ شرارت کرتے دیکھا ہے۔ حضرت صاحب مجھ سے بڑے ناراض ہوئے۔ میں نے منتیں کیں کہ میں نہیں تھا۔ کہنے لگے مجھے جس شخص نے بتایا ہے وہ جھوٹ بولتا ہی نہیں ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ وہ غلط نہیں کہہ رہا ہے۔

بعد میں اس شخص کو کسی وقت میں ملا۔ میں نے اس سے کہا تم نے مجھ پر کیا ظلم کیا ہے کہنے لگا میں نے آپ کو دیکھا تھا۔ مجھے یاد آگیا کہ سید ان دنوں مری گیا ہوا تھا۔ میں نے اس کی تصویر دکھائی کہ یہ شخص تو نہیں تھا وہ شخص کہنے لگا کہ ہاں یہی تھا۔ But it was too Late کیونکہ مجھے سزا مل چکی تھی۔ کل میں نے ان کی تصویر آپ کو دکھانی ہے انشاء اللہ۔ دیکھیں گے کہ آپ ان کو پہچانتے ہیں کہ نہیں۔

لطیفہ

ایک شخص ہوٹل میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ کہ کھانے میں سے مکھی نکل آئی۔ اس نے غصے سے بیرے کو بلایا اور کہا دیکھو سالن میں مکھی پڑی ہوئی ہے بیرے نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ سر میں نے تو ساری مکھیاں نکال دی تھیں یہ کمبخت پتہ نہیں کہاں سے بچ گئی۔ آئندہ سے احتیاط کیا کروں گا۔ تمام مکھیاں نکال کے دیا کروں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ مکرم عبدالستار خان صاحب

تربیتی مضامین کا انڈکس

روزنامہ الفضل میں پہلے صفحہ پر مقدس ارشادات شائع ہوتے ہیں ان میں سرفہرست احادیث نبویہ ہیں اور پھر ان کی روشنی میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات اور تقاریر کا خلاصہ بھی پہلے صفحہ پر شائع ہوتا ہے۔

یہ تمام ارشادات تربیتی مضامین کا ایک بہت بڑا خزانہ ہیں اس سے استفادہ کو آسان بنانے کے لئے اس کا انڈکس شائع کیا جارہا ہے۔ جو الفضل 98ء کے شماروں پر مشتمل ہے اور اسے حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے مضامین کے سامنے الفضل کی تاریخ درج کی گئی ہے اس سے اصل کتب اور ماخذ تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

الف

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ قطرے 5-10-98

اللہ سے تعلق 22-5-98، 26-6-98، 30-6-98، 5-9-98، 2-10-98، 14-10-98

اللہ کی معرفت اور عظمت 9-5-98، 18-12-98

اللہ کی خاطر محبت 12-12-98

اللہ کی توحید 23-9-98، 24-11-98

اللہ تعالیٰ کی صفات 19-8-98، 1-10-98

اللہ کی خشیت 28-9-98، 5-10-98، 12-10-98، 19-10-98، 26-10-98، 11-11-98

استقامت 23-7-98، 18-11-98، 19-12-98

ایمان و عمل 13-6-98، 27-6-98، 21-8-98، 17-9-98، 7-11-98، 23-11-98، 3-12-98

اتفاق واتحاد 6-6-98، 20-6-98، 30-7-98، 30-10-98، 12-12-98

اطاعت 8-6-98، 14-7-98

امام سے محبت 10-8-98

امانت 21-7-98، 1-9-98، 7-9-98، 21-9-98

ایثار 1-8-98، 25-8-98

انفاق فی سبیل اللہ 25-5-98، 9-6-98، 6-7-98، 26-9-98، 28-10-98، 10-11-98، 13-11-98

ایم ٹی اے 11-8-98

اخلاق فاضلہ 12-5-98، 21-5-98، 5-6-98، 4-7-98، 19-9-98، 20-10-98، 28-11-98

ابتلا 6-11-98

آخرت / موت 27-11-98، 22-9-98

استغفار 28-7-98، 5-11-98، 16-12-98

انکساری و عاجزی / تکبر 24-9-98، 17-7-98

ایفاء عہد / عہد بیعت 9-7-98، 24-10-98

ب

بخل 20-7-98

بدظنی 18-8-98، 12-6-98

بغض / حسد / کینہ 17-12-98، 11-7-98

بیعت 9-7-98، 24-10-98

پ

پردہ / حیا 16-10-98، 2-11-98

ت

تبتل 16-11-98، 19-11-98، 4-12-98

تقویٰ 12-5-98، 1-7-98، 15-9-98، 15-10-98، 14-11-98

تکبر 17-7-98، 24-9-98

تحقیر / تمسخر 12-9-98

تربیت اولاد 24-6-98، 10-7-98، 15-7-98

توکل 11-9-98

تزکیہ نفس 21-11-98

تعلیم القرآن 29-6-98

توبہ 13-5-98، 2-6-98، 13-7-98، 16-7-98، 26-11-98

ج

جھوٹ / سچ 10-6-98، 15-5-98، 16-5-98، 14-9-98، 3-7-98، 17-8-98

جہاد 26-8-98

ح

حقوق 20-11-98

خ

خشوع / خشیت الٰہی 28-9-98، 5-10-98، 19-10-98، 12-10-98، 26-10-98، 11-11-98

خدمت والدین 23-6-98

خدمت دین 3-10-98، 30-5-98، 17-11-98

خدمت خلق 31-7-98، 8-8-98، 23-12-98

د

دعا 14-5-98، 1-6-98، 3-6-98، 16-6-98، 17-6-98، 19-6-98، 29-7-98، 22-8-98، 27-8-98، 28-8-98، 23-10-98

دعوت الی اللہ 26-5-98، 24-8-98

دنیا 30-5-98، 4-6-98

ذ

ذکر الٰہی 29-8-98، 22-7-98، 27-10-98، 15-12-98، 16-12-98

ر

رزق 19-5-98

رمضان 22-12-98، 29-12-98، 31-12-98

ز

زبان 12-8-98

س

سچائی 15-5-98، 16-5-98، 3-7-98، 17-7-98، 10-10-98

سنت رسول 24-12-98

ش

شکر 25-9-98، 30-11-98، 7-12-98، 14-12-98

شہادت 24-7-98، 28-12-98، 4-12-98

ص

صبر 25-7-98

صحبت صالحین 11-5-98، 18-7-98، 15-12-98، 31-8-98

ظ

ظلم 10-9-98

ع

عبادت (نماز اور نوافل) بیت الذکر 28-5-98، 22-6-98، 2-7-98، 18-9-98، 17-10-98، 29-10-98، 1-12-98، 2-12-98

عفو، درگزر 25-6-98، 4-9-98

عیب جوئی 15-8-98

علم 6-8-98، 9-10-98، 9-12-98، 10-12-98، 11-12-98

عاجزی و انکساری 24-9-98، 17-7-98

عہد 9-7-98، 24-10-98

غ

غصہ 9-9-98

غیبت 8-9-98

ق

قناعت 2-9-98، 3-9-98

قرضہ 20-8-98

قرآن 29-6-98

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ک

کینہ / حسد 11-7-98‘ 17-12-98

گ

گناہ 8-10-98

ل

لغویات 30-9-98

لڑائی جھگڑے سے اجتناب 12-11-98

م

مجاہدہ 18-6-98‘ 2-10-98

مسابقت فی الخیرات 8-7-98‘ 8-5-98‘ 6-10-98

محاسبہ نفس 29-9-98

مایوسی 4-11-98

مہمان نوازی 27-7-98

ن

نیت 3-11-98

نیکی 8-5-98‘ 6-10-98

نجات 7-10-98‘ 8-12-98

نگران 18-5-98

و

والدین کی خدمت 23-6-98

وقت کی قدر 13-10-98

وطن کی محبت 15-6-98‘ 13-8-98

ھ

ہمدردی 31-7-98‘ 8-8-98‘ 23-12-98

ہمسایہ 31-10-98

ی

یتامیٰ 23-4-98‘ 16-9-98

دشتِ طلب میں جا بجا بادلوں کے ہیں دَل پڑے
کاش کسی کے دل سے تو چشمۂ فیض ابل پڑے

بے آسراؤں کیلئے کوئی تو اشکبار ہو
پیاس بجھے غریب کی تشنہ لبوں کو کَل پڑے

حاصل مطالعہ

ہماری نجات... اسلامی اقدار کا احیاء

پروفیسر ڈاکٹر محمد عالمگیر خان

اس میں کوئی شک نہیں کہ مملکت اسلامیہ پاکستان میں نمازی بھی بہت ہیں روزہ داروں کی بھی بہتات ہے، زکوٰۃ کی باتیں بھی کافی لوگ کرتے ہیں، حاجی بھی بکثرت موجود ہیں لیکن روح اسلام مفقود ہے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا۔

دل ہے مسلماں تیرا نہ میرا
تو بھی نمازی میں بھی نمازی

یہ بات پڑھے لکھے لوگوں کی بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ روح اسلام سے مراد حقوق العباد اور اسلامی اقدار کی سربلندی ہے کیونکہ حقوق اللہ میں اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو اس کی معافی کے بہت امکان ہیں لیکن حقوق العباد میں ذرا سی لغزش کو بھی اللہ جل شانہ، کبھی بھی معاف نہیں کریں گے، جب تک کہ وہ معاف نہ کرے، جس کی حق تلفی ہوئی ہو۔ حکمت ایزدی کے اس نقطہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہمارا معاشرہ پراگندگی کے تحت الثریٰ تک پہنچ گیا ہے اور ہمارا وطن عزیز اقوام عالم میں کرپٹ ترین ممالک کی فہرست میں آگیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر مسلمان اسلامی اقدار کو واضح طور پر سمجھتا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا بدبخت کلمہ گو ہو جو اسلامی اقدار سے بے خبر ہو۔ اسلام جھوٹ، غیبت، چوری چکاری، ڈنڈی مارنے، کم تولنے، بے ایمانی، دھوکہ دہی، بدمعاشی، بدکرداری اور دیگر ہر خوئے بد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انہیں گناہ عظیم گردانتا ہے۔

قرآن کریم میں صرف ڈنڈی مارنے کے خلاف پانچ دفعہ فرمان ایزدی نازل ہوا ہے اور ان اخلاقی گناہوں کی تلافی تمام عمر کی نمازیں اور روزے بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ گو نماز ہر مسلمان کے لئے فرض اور ناگزیر ہے، اور توحید کے بعد زینہ اسلام کا یہ دوسرا قدم ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس اہم ترین نقطہ کو ذہن نشین کرانے کے لئے ایک پرزور، پرجوش اور پراخلاص مصلح تحریک جاری کریں۔ جس میں کہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہونی چاہئے۔ یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب کہ حکومت اس میں بھرپور حصہ لے۔ حکومت میں موجود دو ادارے اوقاف اور سوشل سروس اس کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج کل یہ دونوں ڈیپارٹمنٹ "آرم چیئر بیوروکریٹس" سے اٹے پڑے ہیں۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ ہر وقت اپنے ہی ایڈمنسٹریٹو سیٹ اپ میں الجھے ہوئے ہیں اور بظاہر کوئی کار آمد کام سرانجام نہیں دے رہے ہیں۔ ان کا اولین فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اوقاف کی مساجد کے مینیجروں سے ہمہ وقت ان اخلاقی خباثتوں کو دور کرنے کی تشویق و ترغیب دینے میں کوشاں رہیں۔ جو ایک ایسی پرزور تحریک ہونی چاہئے کہ جس میں پاکستان کی ہر مسجد و عبادت گاہ شامل ہو جائے۔ ہر خدمت یا محلہ کمیٹی اس اہم ترین تحریک میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرے۔ حکومت کے ان اداروں کو چاہئے کہ قریہ قریہ اور کوبہ کو کارنر میٹنگیں کر کے مصلحین اسلام کی ایک ایسی پرذوق و پرشوق جماعت پیدا کریں جو کہ اپنے ان پڑھ اور جاہل عوام کو بھی حقوق العباد کی تلقین کرے اور اس نیک تحریک کا جوش و خروش، خدا کرے کبھی بھی ٹھنڈا نہ ہو۔ عوام پاکستان مردہ دل نہیں ہیں۔ وہ بنیادی طور پر بھلے لوگ ہیں اور اسلام کے گرویدہ ہیں لیکن تعلیم سے بے بہرہ رکھ کر انہیں پنپنے کا موقع ہی نہیں دیا جا رہا ہے۔ نہیں تو بقول شاعر مشرق ؎

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

گو اسلام نے تعلیم کو فرض قرار دیا ہے لیکن اس مملکت اسلامیہ کے حالات بتا رہے ہیں کہ تعلیم کے لئے کوئی ٹھوس و مربوط کام نہیں کیا جا رہا۔ سب شوبز ہے۔ کوئی سربراہ بھی تعلیم کے معاملہ میں سنجیدہ نہیں دکھائی دے رہا ہے۔ الٹا فیسیں بڑھا کر تعلیم کی حوصلہ شکنی کر رہے ہیں۔ اقرا ٹیکس پر جو حکومتی ڈاکہ زنی ہوئی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ وڈیرے اور بڑے بڑے زمیندار اپنے علاقوں میں سکول کھولنے کے سخت مخالف ہیں کیونکہ حصول ووٹ کے لئے انہیں ان پڑھ و جاہل عوام زیادہ موزوں ہیں جو کہ ان کی چکنی چپڑی باتوں میں با آسانی آ جاتے ہیں کیونکہ وہ حالات حاضرہ سے بالکل شناسا نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ ملکی اور بین الاقوامی معاملات میں دلچسپی لینے کے قابل ہوتے ہیں۔

اس وقت سیاسی و مذہبی جماعتیں تو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے ہر وقت برسرپیکار رہتی ہیں۔ ان میں سے کوئی جماعت بھی مصلح معاشرہ کے احسن و ارفع نیک جذبہ سے سرشار نظر نہیں آتی۔ ہمارے مفکرین و دانشور بھی واجپائی و نواز کے مذاکرات میں الجھے ہوئے ہیں اور بہت سے خود ساختہ لیڈروں کے پیدا کردہ گورکھ دھندوں کو سلجھانے سے قاصر ہیں۔ خدا معلوم وہ اس شعور سے کیوں محروم ہیں کہ گفت و شنید اور افہام و تفہیم سے باہمی تنازعوں کو حل کرنا کشت و خون اور جبر و بربریت سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔ انہیں اسلام کا سبق بھی بالکل یاد نہیں جس کے ذریعہ وقت کی نزاکت اور مسلمانوں کی حالت کے پس منظر میں ہمارے رہبر اعظم ؐ نے کافروں سے بھی صلح کر لی تھی اور ان کے ناجائز اعتراض پر اپنے نام گرامی سے اللہ کا عطا کردہ لقب "رسول اللہ" بھی ہٹا دیا تھا جس پر حضرت عمرؓ آتش بپا ہو گئے تھے۔ بعد میں اپنے اس خلاف معمول رویئے پر وہ ساری عمر پچھتاتے رہے اور معافی کے ملتجی رہے۔ سرکار دو عالم ؐ نے ہمیشہ اعلیٰ و ارفع حکمت عملی سے کام لیا۔ اپنے ردعمل کے انسانی جذبات کو کبھی سطح پر نہیں آنے دیا۔ ان کے کسی کام میں بھی خود نمائی کے عنصر کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا کیونکہ ان کے ہر قول و فعل میں کوئی مصلحت نہیں ہوتی تھی۔ یہ امر واقع ہے کہ انہوں نے کبھی کوئی کام اپنی ذاتی انا کی خاطر نہیں کیا تھا۔ اب ہماری قوم کے معاشرے کا خمیر متعفن ہو چکا ہے اس معاشرے نے اپنے عظیم رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ اس نے اپنے قائد کے اصولوں کو بھی طاق پر رکھ دیا ہے۔ ہماری قوم کے موجودہ راہنماؤں کے لئے اپنی ذاتی و جماعتی انا کے لئے جنگ و جدل ہرگز جائز نہیں ہے۔ معاشرے کو ٹھیک کرنے کا ہر موقع ان کے سمند شوق کے لئے فطری و جبلی مہمیز ثابت ہونا چاہئے۔ اپنے معاشرے کو ٹھیک کرنے کے لئے ہر مصلح قوم کو سر دھڑ کی بازی لگانی پڑے گی۔ اگر ہمارے معاشرے کی یہی حالت رہی تو ہماری ایٹمی طاقت کسی کام بھی نہیں آئے گی کیونکہ پراگندہ معاشرہ آتش فشاں پہاڑ کی طرح ہوتا ہے۔ جب فاسق و ضرر رساں مواد خطرے کی حد تک اکٹھا ہو جاتا ہے تو یکدم پھٹ کر اپنے اردگرد کے پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ بدیں وجہ ہم سب کی اولین ترجیح معاشرے کے گندے زخموں کا اندمال اور اس کو صراط مستقیم پر جادہ پیما کرنا ہے۔ شمع ایمان و آزادی کے پروانو! ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کام نہیں چلے گا۔ پاکستان سرور کائنات ؐ کی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ یہ بارگاہ ایزدی سے ایک بے بہا انمول تحفہ ہے۔ اس سے لاپروائی اور بے اعتنائی نہ برتیں۔ اس وقت پاکستان بہیئت کذائی چانکیہ حکمت عملی اور یہود و نصاریٰ کی جبلی اسلام دشمنی کی وجہ سے انتہائی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اس کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم عوام کو جگا کر حالات حاضرہ کے پیچ و خم سے متعارف کروائیں۔ اپنے حلقہ اثر و رسوخ میں سے اخلاقی خباثتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بھرپور مہم کا آغاز کریں اور ہم سب مل کر دشمنان اسلام و پاکستان کے عزائم کے سدباب کے لئے ایک سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ ایسا بالکل ممکن ہے اگر ہم مصمم ارادے سے کمر باندھ کر اپنے معاشرے میں اسلامی اقدار کی نشاۃ ثانیہ کے لئے شب و روز اپنے اپنے طریقہ سے سودمند کام کریں تو کامیابی کی منزل دور نہیں۔

(نوائے وقت 14۔ مارچ 99ء)

آوے کا آوا

معروف شاعر جناب نیاز سواتی صاحب موجودہ معاشرتی صورتحال کی عکاسی اپنے اشعار میں یوں فرماتے ہیں۔

اپنا کوئی نہیں جو کہے میں ہوں خود خراب
سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ زمانہ خراب ہے
دو ایک ہی مشین کے پرزے نہیں خراب
اب تو نیاز آوے کا آوا خراب ہے

(روزنامہ خبریں سنڈے میگزین 16۔ اگست 1998ء ص 8)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریم الدین احمد صاحب

قسط اول

پریوں کا دیس - ڈیوسائی

کشمیر کی وادی نیلم کے مقام کیل سے سکردو تک کی پاپیادہ مہم جوئی کی ایک یادگار داستان
انسانی عزم و ہمت اور قوت برداشت کا بے مثال امتحان

مالک ارض و سمانے ہمارے ملک کو قدرتی حسن اور دلفریب نظاروں سے معمور سرزمین بنایا ہے۔ ہمارے ملک میں بلند وبالا' آسمان سے باتیں کرتے فلک بوس پہاڑی سلسلے' سرسبز و شاداب لہلہاتے جنگل' گنگناتے اٹھلاتے دریا تاحد نظر پھیلے زرخیز میدان اور پراسرار تپتے ریگستان الغرض ہر قسم کا علاقہ موجود ہے۔ اس پر ہمارے ملک کے مہمان نواز و خوش اخلاق باسی اور انسانی ارتقاء کی نئی داستان سناتا ہر علاقہ' انسان کو ہروقت اپنی طرف بلاتا اور خوش آمدید کہتا محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ تمام عوامل "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا مرقع بن جاتے ہیں جب دل میں افق سے اس پار دیکھنے کی تمنا بیدار ہو جائے۔ ہمیں نئے علاقوں کی سیر اور نئے دیسوں کے بارہ میں جاننے کی جستجو کا شوق' ربوہ نے عطا کیا۔ جب ہم اپنے بڑوں بزرگوں کو ان دیکھے اور ان سنے علاقوں کی کہانیاں بیان کرتے سنتے تو ہمارے دل میں بھی تمنا جاگتی کہ ہم بھی ان دیکھی اور ان جانی راہوں کی تلاش میں نکلیں اور دنیا دیکھیں۔

کارے دارد مسئلہ

جب ہم نے اپنے ملک کے شمالی علاقوں میں کوہ نوردی شروع کی اور مختلف نئے علاقوں کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ جب بھی ان تجارب اور اشغال کی بات کسی دوسرے "اہل علم" کے ساتھ کی تو ہمیشہ ہی تان "ڈیوسائی" سطح مرتفع پر ہی آکر ٹوٹتی رہی۔ ہمارے دل میں آہستہ آہستہ یہ تمنا جڑ پکڑنے لگی کہ "ڈیوسائی پلینز" "Deosai Plains" کی ہم بھی خبر لائیں۔ دوست احباب بھی اس پر آمادہ دکھائی دینے لگے جب اس میدان کے بارہ میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ بلتستان میں سکردو سے کشمیر کی جانب انتہائی دشوار گزار بلند وبالا چٹیل پہاڑوں میں گھرے ان میدانوں تک پہنچنا جان جوکھوں کام ہے۔ یہ میدان (15000) پندرہ ہزار اور (16000) سولہ ہزار فٹ کی بلندیوں پر ہمالیہ کے پہاڑی سلسلہ میں واقع ہیں۔ اور اپنے اندر ایک الگ خوبصورتی اور جاذبیت سموئے ہوئے ہیں۔ ان میدانوں میں "چھوچھر جھیل" ان کی خوبصورتی اور دل کشی میں ایک ماورائی خوبصورتی اور جذب کا رنگ بھر دیتی ہے۔ مگر یہاں تک پہنچنا ایک کارے دارد ہے۔ کوہ نوردی ایک ایسا دلچسپ مشغلہ ہے کہ "رکتی ہے جو مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور" کا مضمون اس پر عین منطبق ہوتا ہے۔ جوں جوں ہم نے اس علاقہ کے دشوار گزار اور مشکل ہونے کے بارہ میں جانا اور ساتھ ہی یہ کہ یہ علاقہ انتہائی خوبصورت اور دلکش نظاروں سے معمور ہے تو ویسے ویسے ہمارا شوق تیز تر ہونے لگا کہ اس دیس کی خبر لائیں۔ بعض "سیانوں" نے سمجھانے کی کوشش بھی کی مگر یہ شوق تو "جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے" کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہم لوگ اپنے گزشتہ تجارب کے سبب نسبتاً زیادہ پر اعتماد کوہ نورد بھی بن چکے تھے۔ ہم نے ارادہ کیا کہ اس علاقہ کی خبر لائیں گے۔ اور ان دیسوں میں ہم بھی کچھ دن سرگرداں گھومیں گے اور قدرت خداوندی کو نئے رنگوں میں آشکار دیکھنے کی جستجو کریں گے۔

1986ء کا موسم گرما ان ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کا سال ثابت ہوا۔ شاہ جی (سید قمر سلیمان صاحب) افریقہ کے ریگزاروں اور جنگلوں میں نصرت جہاں سکیم کے تحت قیام کے بعد دوبارہ سے "ڈار" میں مل چکے تھے۔ سید طاہر احمد صاحب مرزا عبدالصمد صاحب' مرزا فضل احمد صاحب' علی عباس صاحب' اپنے گزشتہ تجارب کی بناء پر بڑے پر امید تھے کہ ہم یہ منزل سر کر لیں گے۔ ان کے درمیان سید خالد احمد صاحب جو کہ ابھی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے ہی تھے کچھ نہ جانتے ہوئے بھی' کہ یہ ان کی پہلی "Hike" تھی' اونچی ہواؤں میں تھے کہ یہ کچھ مشکل کام نہیں یاروں نے یونہی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔

کشمیر کا آخری قصبہ کیل

ہم لوگ اس منزل کو سر کرنے کی جستجو لے کر کشمیر کی وادیوں کی طرف روانہ ہوئے۔ کشمیر میں وادی نیلم' اس کی سب سے خوبصورت اور دلکش وادیوں میں سے' ایک وادی ہے۔ اس وادی کا آخری قصبہ کیل ہماری منزل تھا۔ یہاں تک جو سڑک پہنچتی ہے وہ سڑک سے زیادہ پگڈنڈی کہلانے کی مستحق ہے۔ بالخصوص اس کے کیل کی طرف کے آخری بیس پچیس میل انتہائی خطرناک اور پر خطر سواری کا دوسرا نام ہیں۔ بعض جگہوں پر یہ "پگڈنڈی" اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات ٹرک کے پچھلے ایک طرف کے دو پہیوں میں سے ایک پہیہ ہوا میں ہی گھوم رہا ہوتا ہے۔ اس طرف دن میں صرف ایک بس ہی آتی ہے جبکہ لکڑی کی باربرداری کے لئے ٹرک جن پر کسی قسم کا کوئی ڈھانچہ نہیں ہوتا' اور انہیں مقامی زبان میں "گٹو" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اکثر ان سڑکوں پر بازی گری کے کرتب دکھاتے مل جاتے ہیں۔ سواری کے لئے بھی یہی ٹرک استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے اوپر سواری ایک عجب تجربہ ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا دشوار ہے۔

کیل کے مقام پر وادی نیلم نسبتاً کھل جاتی ہے۔ یہاں پر ریسٹ ہاؤس ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے جہاں سے وادی کا ایک بڑا حصہ دکھائی دیتا ہے ہرے بھرے مکئی کے کھیت' سرسبز وشاداب درخت' جنگلی خودرو جھاڑیاں اور گھاس ان پر بادلوں سے آنکھ مچولی کھیلتی دھوپ ذہن پر ایک انمٹ خوبصورتی اور دلکشی کی یاد چھوڑ جاتی ہے۔ خوش قسمتی سے ان دنوں ابتدائی چاندنی راتیں تھیں۔ رات کو جب ہم باہر نکلے تو بلندی اور گرد و غبار کے فقدان کے سبب آسمان پر ستاروں کو خوبصورتی کی ایک الگ ہی داستان سناتے پایا۔ ساتھ میں چاندنی کے سبب ہر چیز دودھ میں نہائی محسوس ہو رہی تھی۔ دو دن کے لگاتار سفر کی تھکاوٹ لمحہ بھر میں غائب ہو گئی۔

کیل دو وادیوں' گریز اور شونٹر کے سنگم کا مقام بھی ہے۔ شونٹر وادی' شونٹر گلی پر پہنچ کر اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔ یہاں سے "رٹو" جو کہ "نانگا پربت" "Base Town" کو سر کرنے کے لئے جانے والوں کے لئے درجہ رکھتا ہے' کو راستہ جاتا ہے۔ جبکہ گریز وادی' کشمیر کی دوسری وادیوں اور بلتستان کی طرف لے جاتی ہے۔ ہمارا مجوزہ راستہ گریز وادی کی طرف لے جاتا تھا۔ کیل سے تاؤبٹ تک جیپ کا راستہ ہے۔ تاؤبٹ وادی گریز میں آخری بستی ہے۔

تاؤبٹ سے آگے مکمل
بے آباد علاقہ

صبح جب ہم کیل سے تاؤبٹ کے لئے روانہ ہوئے تو فضاؤں میں رچی خوشبوئیں' دلفریب مناظر' اور ساتھ میں گنگناتا دریائے نیلم ہمیں خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ راستہ نسبتاً آسان اور واضح تھا۔ گھنے جنگلات اور خوشگوار ٹھنڈک نے تکان کا احساس تک بھی نہ ہونے دیا۔ خوش گپیوں اور آئندہ آنے والے ایام کا تذکرہ کرتے ہم تاؤبٹ پہنچے۔ تاؤبٹ سے آگے مکمل جنگل اور بے آباد علاقہ ہے۔ راستہ لمحہ بہ لمحہ بلندی اور سختی کی طرف مائل۔ کچھ دیر بعد دریا بھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے۔ اور راستہ بھی غیر واضح ہونے لگتا ہے۔ اب جس علاقہ میں ہم پہنچے تھے یہاں پر باقاعدہ آبادی مفقود ہو چکی تھی۔ اس وادی کے بعض مقامات پر بہت قریب سرحد ہے۔ اور ہروقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں بھول کر دشمن کے علاقہ میں نہ نکل جائیں۔ یہ احساس صرف لاعلمی کی بناء پر گھیرتا ہے۔ ورنہ جہاں جہاں سرحد قریب ہے وہاں پر ہماری فوج کے جیالے نوجوان سرحدوں کی حفاظت پر پوری طرح چوکس نظر آتے ہیں۔

اب ہم مکمل طور پر غیر آباد گھنے جنگلوں میں گھر چکے تھے۔ راستہ کے نشانات موہوم اور بعض جگہوں پر مفقود تھے۔ ایسے میں کسی دوسرے فرد بشر کی غیر موجودگی ایک عجب سکون اور امن سے آشنا کرتی ہے۔ ایسے حالات میں ہم نے ہزار بارہ سو فٹ کی بلندی طے کی۔ جس سے ہمارے Tree Line کے قریب پہنچنے کے سبب درخت مفقود ہونا شروع ہو گئے۔ وادی نیلم میں سردیوں میں خوب برف پڑتی ہے۔ جنگلات اور دوسری جغرافیائی وجوہ کی بناء پر یہاں پر عموماً Tree Line کے قریب بھی بڑے بڑے گلیشئر مل جاتے ہیں۔ جبکہ بلتستان اور کوہستان وغیرہ میں بہت بلندیوں تک بھی گلیشئر نہیں ملتے۔ اس واسطے وادی نیلم میں جنگلات میں گھرے ہونے کے باوجود برف پر چلنا اور قدرت کو ایک الگ خوبصورت رنگ میں نظارہ کرنے کا ایک منفرد لطف ہے۔ ہم لوگ اب مسلسل چڑھائی کی طرف مائل راستہ کو طے کر کے بری طرح تھک چکے تھے۔ مگر برف اور اس کے ساتھ عمودی چٹانیں خیمہ لگانے کے لئے موزوں جگہ میں رکاوٹ بن رہی تھیں۔ ناچار اپنے کندھوں پر وزن اٹھائے جو کہ اب منوں بھاری لگ رہا تھا۔ آگے کی طرف بڑھنے پر مجبور تھے۔ شام آہستہ آہستہ ڈھلنی شروع ہو گئی تھی اور آگے سے منزل کا نشان تک بھی نہ دکھائی دے رہا تھا۔ ایسے میں اگر ٹیم میں ایک بھی ذرا سے کمزور اعصاب کا ساتھی ہو تو وہ بلائے جان بن جاتا ہے۔ اور پوری ٹیم کے "مورال" (Morale) کو لمحہ بھر میں اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتا ہے۔ تھکاوٹ' بھوک' جنگل کی تنہائی الغرض تمام اسباب میسر ہوتے ہیں کہ یا تو آپ دلوں میں چھپے ان جانے خوفوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں یا تمام عمر کے لئے ان کی اسیری مول لے لیں۔

غیر متوقع سرائے

بفضل تعالیٰ ہمارے سارے ساتھی بلند حوصلوں میں تھے اور اس "اسیری" سے بھی حظ اٹھا رہے تھے۔ مگر آنکھوں میں چھپے سوال اپنی جھلک بھی دکھا رہے تھے۔ ایسے میں یکدم ہمیں ہمارے سب سے اگلے ساتھی کا نعرہ تکبیر سنائی دیا۔ موڑ کاٹ کر جب دیکھا تو وہ ایک چٹان پر کھڑا نعرے لگا رہا تھا۔ دور ہی سے ہم پکارے کہ کیا ماجرا ہے۔ اس نے بتایا کہ ایک چھوٹا کمرہ ہے۔ اس کی اس خبر نے چہروں پر ایک عجب شادمانی پھیلا دی۔

پہاڑی علاقوں میں یہ طریق ہے کہ آبادی سے اوپر مقامی لوگ ایک دن کی مسافت پر راستہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی موزوں جگہ ڈھونڈ کر ایک کمرہ سا بنا دیتے ہیں۔ یہ کمرہ کیا ہوتا ہے؟ دو تین طرف سے تو پہاڑ ہی کی قدرتی کاٹ کی بناء پر جو "نکر" سی بن جاتی ہے اس کے ایک طرف پتھروں کو جوڑ کر ایک کمرہ کی سی شکل دے دیتے ہیں۔ اور بیچ میں ایک چھوٹی سی دروازہ کی جگہ کہ جہاں سے جھک کر بمشکل ایک آدمی گزر سکے' چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کمرہ میں بمشکل آدمی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور دو چار آدمی اس میں بمشکل لیٹ سکتے ہیں یہ ہے وہ کمرہ کہ جو مسافروں کے لئے سرائے' ہوٹل تمام لوازم کا درجہ رکھتا ہے۔ راہی یہاں پر رات بسر کرتے اور صبح کو اپنی اپنی منزلوں کی تلاش کو نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر جس حالت میں ہم تھے اس میں یہ ہیں کسی عالی شان محل کے انتہائی خوبصورتی سے سجے کمرہ سے ہزار درجہ بڑھ کر زیادہ آرام دہ اور خوبصورت لگ رہا تھا۔

گیارہ ہزار فٹ کی بلندی پر

ہم لوگ تقریباً ساڑھے دس ہزار فٹ کی بلندی پر تھے اور "گلی" (دو وادیوں کے اتصال کا مقام) کے بالکل قدموں میں۔ ہمارے ملک کے شمالی علاقہ جات میں عموماً وادیاں تدریجاً بلندی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اور گلی کے قریب یکدم بلند ہوتی چلی جاتی ہیں۔ کوہ نوردی میں یہ مرحلہ سخت مشکل اور جسم و جان کا کڑا امتحان ہوتا ہے۔ ایک ایک انچ کئی میلوں پر پھیلا محسوس ہوتا ہے۔ چند قدم دور نظر آنے والی جگہ سراب سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ گیارہ ہزار فٹ کی بلندی کے اردگرد آکسیجن کی مقدار بھی ہوا میں کم ہونے لگتی ہے۔ جس سے اعصاب پر قدرتی طور پر ایک کھنچاؤ کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ مگر یہ تمام عوامل 'منظر کی خوبصورتی' دوستوں کی خوش گپیاں' ایک دوسرے کو عمل کی طرف ابھارتے اور چھیڑتے ہوئے ایک دوسرے جہان کے اجزائے ترکیبی بن جاتے ہیں۔ ہم جوں جوں گلی کے قریب پہنچ رہے تھے ویسے ویسے ہمتیں جواب دیتی جا رہی تھیں۔ مگر یہ احساس کہ اگر ذرا سی بھی کمزوری کا مظاہرہ ہو گیا تو جہاں اس وقت ساری ٹیم کے لئے ایک بلائے جاں کا نوشتہ بن جائیں گے وہاں یہ خیال کہ ساری عمر کے لئے ایک تہمت لگ جائے گی آگے کی طرف بڑھاتا رہا گلی پر پہنچتے ہی تمام تھکاوٹ لحہ بھر میں غائب ہو گئی۔ وادی نیلم اور بلتستان جغرافیائی لحاظ سے مکمل طور پر ایک دوسرے سے الگ خصوصیات اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ ایک مقام اتصال پر عجب پر شوکت جذبات و احساسات نے ہمیں گھیر لیا۔ ایک طرف جنگلات سے معمور سرسبز وادی اور دوسری طرف برف پوش چوٹیاں جنہیں اس سے پہلے سر اونچا کر کے دیکھنا پڑتا تھا اب اپنی آنکھوں کے برابر میں اور کچھ کو نیچے کی طرف منہ کر کے دیکھ رہے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے دنیا کی چھت پر بیٹھے ہوں۔ اوپر آسمان جو کہ 500'14 فٹ کی بلندی پر نیلے رنگ کا ایک الگ خوبصورت امتزاج دکھا رہا تھا۔ اس قدر شفاف اور گہرا نیلا رنگ کہ میدانوں میں اس کا تصور بھی ناممکن۔ اٹھکیلیاں کرتے بادل اور ان کے سائے سے آنکھ مچولی کھیلتی دھوپ۔ الغرض لحہ بھر میں تمام محنت و مشقت کا بدلہ مع سود مل گیا۔

ناقابل برداشت اترائی

گلی سے اترنا شروع ہوئے تو پہلے چند لمحات ٹانگیں جو مسلسل چڑھائی چڑھ کر شل ہو چکی تھیں اترائی پر "جشن" مناتی محسوس ہوئیں مگر یہ "جشن" چند لمحات ہی جاری رہا کہ اترائی اس قدر مسلسل اور شدید تھی کہ جلد ہی گھٹنے چلاّتے محسوس ہونے لگے اور خواہش ہونے لگی کہ چڑھائی مل جائے۔ اترتے چلے گئے۔ دور دور تک آبادی کا نشان نہ تھا اور دن ڈھلنے کو آیا تھا۔ منزل پر پہنچنے کی جستجو دوسرے تمام احساسات اور جذبات پر حاوی ہو رہی تھی۔ جھٹپٹا ہو جانے کے سبب نظاروں نے ایک اور ہی دلکش لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ مگر مایوسی کے بادل گھرتے محسوس ہونے لگے تھے ایسے میں مغرب کے وقت کے قریب دور آبادی کے نشان محسوس ہونے لگے۔ ایک نئی امنگ اور ترنگ دل میں بیدار ہوئی۔ پہاڑی علاقوں میں یہ عجب سلسلہ ہوتا ہے کہ قریب نظر آنے والی جگہ ایک موڑ کاٹتے ہی کوسوں دور ہو جاتی ہے۔ رات دیر گئے بستی میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ پاک فوج کے جوانوں کی چھاؤنی ہے سرحدی علاقہ میں یوں فقیروں کے بھیس میں خستہ حال ہم غیر مقامیوں کو اپنے میں دیکھ کر قدرتی طور پر ان کے کان کھڑے ہوئے۔ مگر ہم نے جلد ہی ان کے اطمینان اور تسلی کے سامان میسر کر دیئے کہ ہم مختلف ذی عہدہ احباب کی تعارفی چٹھیاں ساتھ لئے ہوئے تھے۔ ان کے شکوک رفع ہو جانے کے بعد علاقہ اپنے وطن کے لوگوں کو اپنے درمیان دیکھ کر ان کی عجب کیفیت تھی۔ کئی کئی ماہ سے وہ ان جنگلوں بیابانوں میں متعین تھے اور گھر احباب سے دور۔ ان تمام عناصر نے مل کر انہیں ایک لاجواب اور نہایت اعلیٰ میزبانوں میں تبدیل کر دیا۔ ہم نے پاک فوج کی مہمان نوازی کے قصے سنے تھے آج بچشم خود انہیں جنگل میں منگل کا ساماں کرتے دیکھا۔ اس قدر بے لوث اور پر خلوص مہمان نوازی کا لطف اٹھایا کہ آج بھی اس کی لذت رگ و پے میں محسوس کرتے ہیں۔

تاریک رات میں برف پر

ہائیکنگ

اب ہم جس وادی میں تھے اس وادی میں سے سری نگر (مقبوضہ کشمیر) اور گلگت کو ملانے والا صدیوں پرانا راستہ گزرتا ہے۔ اس وادی کا حسن اور جاذبیت ایک الگ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ وادی Tree Line کے قریب ہے۔ اس واسطے درخت بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ دوسرے پہاڑی درختوں کی نسبت بہت چھوٹے قد کے ہیں۔ خودرو گھاس کے سبب ساری وادی سبز مخملیں چادر تلے ڈھکی محسوس ہوتی ہے۔ جگہ جگہ ندی' نالے شور مچاتے گنگناتے بڑے دریا (دریائے نیلم جس کا کہ پرانا نام کرشن گنگا تھا) میں ملتے ہیں۔ اور جلترنگ کے نئے آہنگ سے آشنا کرتے ہیں۔ اب ہم "برزل گلی" کے قدموں میں پہنچ چکے تھے۔ اس علاقہ میں درخت مکمل طور پر مفقود تھے۔ ہم اس گلی کی Base میں شام کے قریب پہنچے۔ کچھ ساتھیوں کا اصرار تھا کہ شام کو ہی گلی پار کر لی جائے۔ جبکہ کچھ ساتھیوں کا مشورہ تھا کہ ہم گلی تک رات کو پہنچیں گے اور رات کو گلی پار کرنا مناسب نہ ہو گا۔ امیر صاحب (سید قمر سلیمان صاحب) نے رات کو گلی پار کرنے والوں کی رائے پر صاد کیا۔ اور دوسرے کے لئے "حکم حاکم مرگ مناجات" کے علاوہ اور کوئی راہ نہ تھی۔ یہ گلی تقریباً سارا سال برف تلے ڈھکی رہتی ہے۔ دن بھر کی دھوپ کے بعد برف کے اوپر پانی کی ہلکی سی تہہ بن جاتی ہے ایسے میں رات کے اوّلین لمحات میں برف پر چلنا سخت دشوار اور مشکل تھا۔

ان علاقوں میں رات کو عموماً بادل بن جاتے ہیں۔ ان بادلوں میں چاند بھی چھپ گیا تھا۔ ایسے میں بار بار پاؤں پھسل جاتا اور باری باری کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے کسی ساتھی کے گرنے کی آواز آتی۔ ایک ساتھی کی سخت بری حالت تھی۔ مگر مجال ہے کہ انہوں نے ایک لفظ بھی منہ سے گھبراہٹ کا نکالا ہو۔ ہم ان کی ہمت اور عزم کے تلے دبے خود بھی کچھ کہنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ دن کے وقت اردگرد کا علاقہ اور جابجا بکھرے خوبصورت قدرتی مناظر توجہ کو بٹائے رکھتے اور عمل کی طرف ابھارے رکھتے ہیں۔ اب ہم تقریباً گھپ اندھیرے میں اکلوتی ٹارچ کی روشنی میں چل رہے تھے اس پر مسلسل ایک دوسرے کی دھڑام دھڑام گرنے کی آوازیں اعصاب پر ہتھوڑے بن کر گرتیں اور مورال (Morale) کچھ اور گر جاتا۔ اسی طرح گرتے پڑتے گلی پار کی۔ گلی پر پہنچ کر جو خوشی اور حصول مقصد کی فرحت گھیر لیتی ہے وہ بھی اب کے مفقود تھی۔ گلی سے اترتے ہوئے حالت پہلے سے بھی ابتر ہو گئی کہ اترائی پر قدم جمانا بھی مشکل تھا۔ رات بھی خاصی بیت گئی تھی اور بھوک نے بھی ستانا شروع کر دیا تھا۔ موجود سامان خورد و نوش سے اسے مٹانے کی کوشش کی۔ منزل کا کچھ سراغ نہ دکھائی دیتا تھا۔ ایسے میں کچھ ساتھی بھی بچھڑ گئے۔ اس کا ایک الگ اعصاب پر ناخوشگوار اور گھبراہٹ سے پر اثر ہوا۔ غرض عجب مشکل اور تنگی میں گھرے ہوئے تھے مگر اس تنگی اور مشکل کا بھی ایک اپنا لطف اور مزا تھا کہ کوئی بھی اپنی پریشانی کا اظہار دوسرے سے نہ کر رہا تھا کہ اس طرح سے پوری ٹیم گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے گی۔ ایسے میں لحہ بھر کے لئے دور ایک دیا ٹمٹماتا ہوا محسوس ہوا۔ ہم اسے اپنا ایک واہمہ سمجھ کر اپنی اپنی سوچوں میں غرق راستہ ناپنے پر لگے رہے۔ کچھ دیر بعد ایک موڑ مڑ کر واضح طور پر کچھ فاصلہ پر روشنی نظر آئی اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوا جیسے ایک نئی دنیا مل گئی ہو۔ روشنی تک پہنچے تو معلوم ہوا کہ چھوٹے چھوٹے دو کمروں پر مشتمل یہ ایک چیک پوسٹ تھی۔ جو کہ موجود عملہ کے لئے بھی بصد مشکل کافی تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور فوری طور پر گرم چائے جو کہ اس وقت نعمت غیر مترقبہ محسوس ہو رہی تھی سے ہماری تواضع کی۔ ان سے معلوم ہوا کہ دو تین میل کی مسافت پر ایک پل ہے۔ جس کے دوسری طرف ہمارے ساتھ فوجی افسر جو کہ برزل گلی کے قریب ہمیں ملے تھے اور رات کو گلی پار کرنے میں آمادہ کرنے پر جن کا بہت بڑا ہاتھ تھا کو لینے کے لئے جیپ آئی ہوئی ہے۔ ہمارے کچھ ساتھیوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ان کو وہیں چھوڑ کر کہ وہ صبح ہم سے آن ملیں گے بقیہ ساتھی پل کی طرف روانہ ہوئے۔ پل پر جیپ واقعی انتظار میں کھڑی تھی۔ رات کے وقت اس پر خطر راستہ پر "کہ جس کا ایک بڑا حصہ برف کو کاٹ کر بنایا گیا تھا' سفر ایک اور قسم کا Adventure تھا۔ تھکاوٹ سے چور جسم اور نیند سے بھری آنکھوں کو قابو میں رکھنا اعصاب کے لئے ایک الگ امتحان تھا۔ جیپ کا مشاق ڈرائیور اس مہارت اور بے جگری سے گاڑی چلا رہا تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اسے احساس ہی نہ ہو کہ کس قدر کٹھن اور پر خطر راستہ پر وہ گاڑی چلا رہا ہے۔ خدا خدا کر کے ہم "چلم" جو کہ ہماری منزل تھا پہنچے۔ کس وقت ہم وہاں پر موجود اکلوتے کمرہ جسے کہ یار احباب ریسٹ ہاؤس کے نام سے موسوم کرتے تھے پہنچے اور کب ہم بستروں جو کہ ایک عدد سونے کے کمبل (Sleeping Bag) اور ٹوٹے پھوٹے فرش پر مشتمل تھا پر دراز ہوئے اور کب نیند کی وادیوں میں کھوئے کا کچھ احساس نہیں صبح جن ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ آئے تھے انہوں نے جب آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو علم ہوا کہ کہاں پر ہیں۔ کچھ ہوش آیا تو پھر یاروں نے جو رات کے قصے چھیڑے تو احساس ہوا کہ کہاں سے گزر آئے ہیں اور کیسے گزر آئے ہیں۔ اس چھیڑ چھاڑ نے وہ لطف دیا کہ سارے راستہ کی سب کلفتیں اور تھکاوٹیں جو جسم و جان سے چمٹ گئی محسوس ہوتی تھیں لمحوں میں غائب ہو گئیں۔

جاری ہے

تحریک جدید کی توسیع و ترقی اور

ہماری ذمہ داریاں

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا

"آپ حیران رہ جائیں گے کہ جماعت کتنی ترقی کر چکی ہے۔ ساری جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے دو دو آنے دینے والوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی برکت دی۔ ان کی اولادوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی اگر وہ یاد رکھیں کہ کیوں آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں تو پھر ان کو سمجھ آئے گی کہ یہ وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ 8- نومبر 96ء)

اپنے بزرگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے جملہ مخلصین جماعت تحریک جدید کے میدان میں اپنی قربانیاں مسابقت کی روح کے ساتھ اپنے محبوب امام کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ شورکوٹ ابن میاں مبشر احمد صاحب امیر جماعت وزیر آباد کی شادی مورخہ 22۔ مارچ 99ء کو ہمراہ صدف آصف صاحبہ بنت مرزا محمد آصف سے ہوئی۔ اسی دن مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے کھاریاں کینٹ میں ہی اعلان نکاح اور رخصتانہ کے موقع پر دعا کروائی۔

مورخہ 24۔ مارچ 99ء کو بندھن ہال وزیر آباد میں ولیمہ کی تقریب ہوئی جس کی اختتامی دعا محترم مختار احمد ملہی صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے کروائی۔

صدف آصف صاحبہ مکرم مرزا محمد امجد صاحب قائد ضلع گجرات کی ہمشیرہ اور میاں غلام احمد صاحب سابق امیر ضلع گوجرانوالہ کی بھانجی ہیں۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ شادی بابرکت فرمائے (آمین)

نکاح

○ عزیزہ ارم سلام صاحبہ بنت مکرم نوید احمد صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم عامر منیر صاحب ابن مکرم منیر احمد ظفر صاحب آف انگلینڈ بعوض پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے 3۔ جولائی 1999ء کو "بیت المہدی" گولبازار ربوہ میں پڑھا۔

عزیزہ ارم سلام صاحبہ مکرم عبدالسلام صاحب اختر مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد لطیف صاحب قریشی (نیو الکیمسٹس ربوہ) کی نواسی ہیں۔ اسی طرح عزیز عامر منیر صاحب مکرم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت

○ محترم عبدالرشید صاحب سماٹری کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5۔ جون 1999ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بھانجے عزیزم محمد ساجد ابن مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب آف کنری کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "قمر الاسلام" تجویز کیا گیا ہے۔ عزیزم محمد ساجد محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری (مرحوم) سابق رئیس المربیان انڈونیشیا' ملیشیا' سنگاپور کا نواسہ اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب (مرحوم) کا پوتا ہے۔

نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی مودبانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ خالدہ فرزانہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد اشتیاق انور صاحب دارالعلوم وسطی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ چوہدری محمد رفیق صاحب اٹھوال سکنہ دارالعلوم شرقی ربوہ کے پیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محمد اختر صاحب کارکن دارالقضاء کے نانا جان محترم میاں عبدالرحیم صاحب ساکن خلیل آباد کنری سندھ بوجہ آپریشن ہرنیا علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اسماعیل اختر صاحب دارالنصر غربی (ب) (اختر فوٹو گرافر) مورخہ 14۔ جولائی 1999ء رات بوقت سوا ایک بجے بعمر 76 سال وفات پاگئیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے کروائی۔ موصوفہ کو لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ میں سال ہا سال تک خدمت دین کی توفیق ملی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے

○ مکرم محمد جاوید بھٹی صاحب معلم وقف جدید تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کی والدہ محترمہ مورخہ 99-6-11 کو وفات پاگئی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ سینٹر برائے ہیلتھ مینجمنٹ سائنسز (CHMS) لاہور نے ہیلتھ پروفیشنلز/ڈاکٹرز کے لئے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ ماسٹرز پبلک ہیلتھ (MPH) دورانیہ 12 ماہ

2۔ ماسٹرز ہیلتھ ایڈمنسٹریشن (MHA) دورانیہ 15 ماہ

3۔ کمپیوٹر ہیلتھ پریکٹس (6 ہفتے)

داخلہ فارم و دیگر جملہ معلومات کے لئے ادارہ واقع

2-A, Zafar Ali Road
Gulberg V - Lahore.
Phone: 571502, 5756759
Email:Yazdani @ brain.net.pk.

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اپنی اپنی پسند کی حکومت

افغانستان میں حزب اسلامی کے سربراہ گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس دونوں افغانستان میں اپنی اپنی پسند کی حکومت چاہتے ہیں۔ موجودہ بحران میں امریکہ کا ہاتھ ہے۔ امریکہ ظاہر شاہ کو لانا چاہتا ہے۔

امریکی کمانڈوز افغانستان میں داخل ہو گئے

اسامہ بن لادن کے خلاف آپریشن کے لئے امریکی کمانڈوز افغانستان میں داخل ہو گئے چند روز میں افغانستان پر امریکہ کے میزائلوں کے حملے کا امکان ہے۔ کمانڈوز کی ایک ٹیم بلوچستان اور دوسری شمالی وزیرستان کے راستے داخل ہوئی۔ دوسری ٹیم کے پاس طاقتور لیزر سسٹم ہے۔ جدید سیٹلائٹ نظام کی مدد بھی حاصل ہے۔ اسامہ کے ٹھکانے کا سراغ ملتے ہی گوادر کے ساحل پر کھڑے ہوئے امریکی بحری بیڑے حملہ کر دیں گے۔ طالبان کے مخالف افغان امریکیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ طالبان امریکیوں کے خلاف کارروائی سے کترا رہے ہیں۔

چین بھارت کے لئے سب سے بڑا خطرہ

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ چین بھارت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ بھارت کا ایٹمی پروگرام دفاعی نقطہ نظر کا حامل ہے۔ جارحانہ نہیں۔

کینیڈی جونیئر کی لاش مل گئی

سابق صدر امریکہ آں جہانی کینیڈی کے بیٹے کینیڈی جونیئر کی لاش سمندر سے مل گئی ہے۔ انکی اہلیہ اور سالی کی لاشوں کی تلاش جاری ہے۔ جونیئر کینیڈی کی لاش سطح سمندر سے تیس میٹر نیچے پائی گئی۔ تلاش کے لئے جدید ٹیکنالوجی استعمال کی گئی۔

ہریانہ کے وزیر اعلیٰ مستعفی

ہریانہ کے وزیر اعلیٰ بنسی لال نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے اپنی حلیف اتحاد ہریانہ پارٹی کے ساتھ چھوڑ جانے پر استعفیٰ دیا ہے۔

اسامہ کی ہر حال میں حفاظت کریں گے

افغانستان کے سربراہ ملا محمد عمر نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کی ہر حال میں حفاظت کریں گے۔ امریکہ کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسامہ کو نکالنے کا مطالبہ کرے اپنے مہمان کو امریکہ کے حوالے نہیں کریں گے۔

امن معاہدہ میں تاخیر قبول نہیں

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے درمیان پندرہ ماہ کا نظام الاوقات بہت طویل ہے۔ خطے کو تباہی سے بچانے کے لئے اسرائیل کو امن کا عمل بلا تاخیر آگے بڑھانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ امن معاہدہ پر عمل درآمد میں مزید تاخیر قبول نہیں۔

اقتدار چھین لیں گے

ایرانی طلباء نے دھمکی دی ہے کہ اگر قدامت پسندوں نے اصلاحات کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالی تو اقتدار چھین لیں گے۔ ملک میں قدامت پسند طرز عمل کا کوئی مستقبل نہیں۔ کوئی طاقت اصلاح پسند روایات کو آگے بڑھانے سے نہیں روک سکتی۔ یہ باتیں ایرانی طلباء کی سب سے بڑی تنظیم کے لیڈر علی افشاری نے بتائیں۔

امریکہ 181۔ ارب ڈالر ہرجانہ دے

کیوبا کی حکومت نے دارالحکومت ہوانا کی ایک سول کورٹ میں امریکہ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا ہے جس میں 40 برسوں کے دوران صدر کاسترو کو قتل کرنے کی جو 637 کوششیں کی گئیں ان کا ہرجانہ 181۔ ارب ڈالر کی صورت میں ادا کرنے کو کہا گیا ہے۔ اخبار ٹائمز کے مطابق مقدمہ کی درخواست میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے کسی بھی شخص کے خلاف اتنی تعداد میں قاتلانہ منصوبے تیار نہیں کئے گئے۔

ایران امارات تنازعہ میں سعودی ثالثی

سعودی عرب ایران پر زور دے گا کہ وہ متحدہ عرب امارات کے ساتھ تین جزائر کے تنازعہ کو حل کرنے کے لئے کوششیں کریں۔ سعودی عرب اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے موثر کردار ادا کرنے کے لئے میدان میں اترے گا۔

چین کو تائیوان کا مطالبہ تسلیم کرنا ہوگا

امریکہ نے کہا ہے کہ چین کو تائیوان کا مطالبہ تسلیم کرنا ہوگا۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے انتباہ کیا تائیوان کو آزادی نہ دی گئی تو اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں گے۔ چین نے جوابا سخت رویہ اختیار کیا ہوا ہے اور کہا ہے کہ تائیوان نے علیحدگی کی ضد نہ چھوڑی تو ان کے لئے زمین تنگ کر دی جائے گی۔

طالبان نے ہزاروں افراد جمع کر لئے

طالبان نے اپنے مخالف شمالی اتحاد پر حملہ کرنے کے لئے ہزاروں افراد کو جمع کر لیا ہے۔ پنج شیر وادی پر حملہ کرنے کے لئے فرنٹ لائن پر ہزاروں افراد نام درج کرا رہے ہیں۔ طالبان اب مشرقی افغانستان اور پنج شیر وادی پر ہر صورت میں قبضہ چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 22 جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
23- جولائی- غروب آفتاب- 7-14
24- جولائی- طلوع فجر- 3-40
24- جولائی- طلوع آفتاب 5-16

بھارت پاکستان سے مذاکرات پر تیار

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کو فون کیا جس کے بعد بھارت نے مذاکرات پر رضامندی ظاہر کردی ہے۔ ٹیلی فون کے بعد بھارتی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم مسئلہ کشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں پاکستان کے ساتھ جلد مذاکرات شروع کر دیں گے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ امریکی صدر جلد پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ تمام مداخلت کاروں کا انخلاء ضروری ہے۔ کنٹرول لائن کا احترام بحال کرنے کے لئے پاکستان کو خصوصی اقدامات کرنے ہونگے ورنہ صورت حال میں بہتری کی امید نہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ صدر کلنٹن کے فون سے لگتا ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل میں بھرپور دلچسپی لے رہا ہے۔

مشکو میں مجاہدین سے جنگ

مشکو وادی میں بھارتی فوج کی مجاہدین سے جنگ کے نتیجے میں دو بھارتی بنکر تباہ ہو گئے۔ البدر مجاہدین نے 28 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔ بھارت کی طرف سے مسلسل فضائی حملوں کے باعث بھارت پر کاری ضرب لگائی گئی۔ مجاہدین نے لاؤڈ سپیکروں پر بھارتی فوج کو وارننگ دی کہ گولہ باری بند کر دو ورنہ روزانہ ایسے حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مزید محاذ کھولنے کا اعلان

البدر مجاہدین نے کنٹرول لائن پر مزید محاذ کھولنے کا اعلان کیا ہے۔ البدر کے بخت زمین نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بد قسمتی سے نواز شریف عالمی سازش کا حصہ بن گئے ہیں۔

مجاہدین کی واپس مکمل نہیں ہوئی

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے قومی اسمبلی میں اعتراف کیا ہے کہ مجاہدین کی واپسی مکمل نہیں ہوئی۔ بعض چوٹیاں اور مقامات اب بھی مجاہدین کے پاس ہیں۔

کارگل لیہ شاہراہ پر پھر گولہ باری

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پانچ روز کی خاموشی کے بعد پاکستانی فوجیوں نے کارگل لیہ شاہراہ پر پھر گولہ باری کی۔ جس سے ٹریفک میں خلل پڑ گیا۔

لڑائی پھر چھڑنے کا خطرہ ہے

ایک بھارتی جنرل نے کہا ہے کہ ایک اہم چوٹی اور دو چوکیوں پر پاک فوج کا قبضہ ہے۔ میجر جنرل ایم ایچ کھنہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے جنگ بندی کا دس روز پرانا معاہدہ ٹوٹ سکتا ہے۔ بعض چوٹیوں پر موجود پاکستانی فوجی مجاہدین کی بھرپور مدد کر رہے ہیں۔ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ کاکسر میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری جاری ہے۔

مثبت رویہ اختیار کرے

سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد خان نے ریاض (سعودی عرب) میں کہا ہے کہ بھارت نے مذاکرات کی پیشکش عالمی دباؤ کو کم کرنے کے لئے کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مثبت رویہ اختیار کرنے تک پاک بھارت مذاکرات نہیں ہونگے۔

روضہ رسولؐ پر شریعت بل پاس کرانے کی دعا

وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے حالیہ دورہ سعودی عرب میں روضہ رسول پر حاضری کے وقت شریعت بل پاس کرانے کی دعا کی۔ نواز شریف پر اس وقت وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ ان کے ساتھیوں کی بھی ہچکی بندھ گئی۔ نواز شریف نے تہجد اور فجر کی نمازیں بھی مسجد نبوی میں ادا کیں۔

بینظیر کے برطانوی وزیر خارجہ سے مذاکرات

بینظیر بھٹو نے گذشتہ روز لندن میں وزیر خارجہ رابن کک اور دفتر خارجہ کے وزیر جیفری ہونز سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو ٹالا نہ جائے بڑی طاقتیں مداخلت اور ثالثی کر کے اسے حل کرنے کی کوشش کریں۔ ایشیا ٹوڈے کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارتی حکمران پاکستان کے ساتھ اعتماد کی فضا بحال کریں۔

دوبار کنٹرول لائن پار کرنے کا منصوبہ مسترد کیا

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے بی بی سی کو انٹرویو میں کہا کہ میں نے اپنے دور حکومت میں دوبار کنٹرول لائن پار کرنے کا منصوبہ مسترد کیا۔ نواز شریف نے منافقت سے کام لیا ایک طرف لاہور میں واجپائی کے ساتھ دوستی کی باتیں ہو رہی تھیں دوسری طرف کارگل آپریشن کی منظوری دی جا رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کنٹرول لائن پر آمدورفت رکاوٹ کے بغیر ہونی چاہئے۔ تجارت کی بھی اجازت ہو۔ ایک بااعتماد ماحول بن جائے پھر مسئلہ کشمیر حل کیا جائے۔ کارگل آپریشن نواز شریف کی بہت بڑی غلطی تھی جس سے عوام اور فوج کا مورال پست ہوا۔

تین ماہ سے پہلے بجلی نہ کاٹیں

وفاقی محتسب نے واپڈا کو ہدایت کی ہے کہ تین ماہ کی نادھندگی سے پہلے بجلی کا کنکشن نہ کاٹا جائے اس سے منافی فیصلہ یا عمل بدانتظامی میں شمار ہو گا۔

عمران پیپلزپارٹی سمیت اتحاد

عمران خان نے حکومت کے خلاف پیپلزپارٹی سمیت کل جماعتی اتحاد کی حمایت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ایک میچ میں شکست پر پورا کرکٹ بورڈ ہٹا دیا گیا کارگل میں پیچھے ہٹنے پر کچھ نہیں ہوا۔ عملی شیر بننے کا وقت آیا تو نواز شریف نے گیدڑ سے بھی بدتر کردار ادا کیا۔ بینظیر بھٹو کرپشن کے باوجود ایک دلیر خاتون ہیں۔

فری ہینڈ دینے کا فیصلہ

حکومت نے جماعت اسلامی کے ملین مارچ 25- جولائی کو لاہور میں فری ہینڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم اسلحہ کی نمائش پر پابندی برقرار رہے گی۔

شہباز شریف چین جائیں گے

پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف 26- جولائی کو ایک ہفتہ کے لئے چین جائیں گے۔ یہ دورہ سرمایہ کاری کے حوالے سے ہے۔ وفد میں سپیکر پنجاب اسمبلی بھی شامل ہونگے۔

سرکاری ہسپتال پرائیویٹ پریکٹس

حکومت ڈاکٹروں کو سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دینے پر غور کر رہی ہے۔ وزیر صحت نے یہ بات قومی اسمبلی میں بتائی۔

پنجاب- 8 جج برطرف 25 معطل

چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے کرپشن اور نااہلی کے الزامات میں ایک سیشن جج اور سات سول ججوں کو ملازمت سے فارغ کر دیا۔ اس کے علاوہ چھوٹی عدالتوں کے 25 ججوں کو معطل کر دیا گیا ہے۔

سیکرٹری داخلہ کو 5 ہزار جرمانہ

لاہور ہائی کورٹ نے آصف علی زرداری کے مبینہ فرنٹ مین اور سکرنڈ شوگر ملز کے چیف ایگزیکٹو سید علی باقر نقوی کا نام بلاجواز ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شائع کرنے پر سیکرٹری داخلہ (ہوم سیکرٹری) کو پانچ ہزار روپے جرمانہ کر دیا۔ فاضل عدالت نے باقر نقوی کو بیرون ملک جانے کی اجازت دے دی۔ یہ فیصلہ مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے دیا اور شہریوں کو پریشان کرنے پر انتظامیہ کی سخت سرزنش کی۔

اگے 15 دن اہم ہیں

لشکر طیبہ کے حافظ سعید نے بتایا ہے کہ اگلے 15 دن اہم ہیں۔ قوم کو متوقع حالات سے نبٹنے کے لئے تیار کیا جائے۔ مجاہدین پیچھے نہیں ہٹے۔ بے بنیاد خبریں شائع نہ کی جائیں۔ سعودی عرب کے کہنے پر بھی جہاد ختم نہیں کریں گے۔

موٹروے کے نئے انٹرچینج کا افتتاح

وزیر اعظم نواز شریف 26- جولائی کو شیخوپورہ کے قریب ہرن مینار پر موٹروے کے نئے انٹرچینج کا افتتاح کریں گے۔

وزیر اعظم کی شہزادہ عبداللہ سے درخواست

وزیر اعظم نواز شریف نے سعودی عرب کے دورے کے دوران ولی عہد شہزادہ عبداللہ سے درخواست کی کہ سعودی عرب مجاہد تنظیموں پر اثر رسوخ استعمال کرے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
اِفتتاح ہو چکا ھے
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور- ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

سیل- سیل- سیل
برقعوں کے کپڑوں میں حیرت انگیز لوٹ سیل

موجودہ ریٹ	سابقہ ریٹ
290	380
310	400
350	450
400	500
425	550
450	600

ایکسپورٹ کوالٹی کے تیار برقعوں کی قیمتوں میں بھی حیرت انگیز رعایت سیل محدود مدت کے لئے ہے۔
کوالٹی اور اعتماد کا نام
ایم- اشرف ٹیلرز اینڈ ریڈی میڈ گارمنٹس گول بازار ربوہ
فون دوکان 211365 رہائش 04524-211368

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا